یا ایھا الناس قد جائکم الحق

شذرات

رمضان المبارک اور مملکت پاکستان کے پچاس سال
فوجی افسروں کی گرفتاری اور ان پر نام نہاد مقدمہ بغاوت
ترکی میں اسلام پسند قوتوں کی برتری

رمضان المبارک اور مملکت خداداد پاکستان کے پچاس سال

الحمدللہ کہ ماہ نامہ الحق کا پرچہ معزز قارئین کو رمضان المبارک کی بابرکت اور پرسعادت ساعتوں میں پہنچ رہا ہے عظیم الشان مہینہ جس کو سرکار دو عالمؐ نے شہر عظیم اور شہر مبارک قرار دیا ہے جس میں گنبد نیلوفری سے ں کی بارش ہر سمت ہورہی ہے۔ خداوند قدوس کی شان کریمی جوش میں ہے اور اس کے دربار مغفرت کے زے ہر خاص و عام اور ہر صدا و ہر دعا اور ہر سوال اور ہر التجا کے قبول کرنے کے لئے چشم براہ ہیں۔ مسجدیں ، پاک کی تلاوت کے ترنم ریز صداوؤں سے گونج رہی ہیں۔ ہر سو تجلیات اور انوا ربانی کے جلوے دکھائی دے ہیں اور ہر ہر نیک عمل پر خداوند کریم اپنی بخششوں اور عطایا کے خزانوں سے اپنے بندوں کو مالامال فرمارہا ہے ینہ جہاں ہمیں احتساب نفس کے ساتھ ساتھ اصلاح معاشرہ کی دعوت دے رہا ہے، وہاں اس کے کچھ مزید ، بھی ہیں۔ یہ مملکت جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے برصغیر کے مسلمانوں کے لئے گویا رمضان المبارک کے مقدس کا تحفہ ہے اس لئے کہ ــــــ

۲۷ رمضان المبارک کی شب کی بابرکت ساعتوں اور جمعۃ الوداع کو مملکت خداداد پاکستان معرض وجود میں ا اور ۲۷ رمضان ۱۴۱۶ء کو اس کے پورے پچاس سال مکمل ہونے کو ہیں یہ ملک ایک طویل جد وجہد اور ں قربانیوں کا ثمر ہے۔ صفحہ ہستی پر دنیا کی سب سے بڑی اسلامی ریاست معرض وجود میں آئی۔

مملکت خداداد پاکستان جن امیدوں، آرزوؤں، تمناؤں اور پر فریب وعدوں کے پس منظر میں قائم ہوئی تھی۔ ے ہر کوئی واقف ہے کہ اس کے لئے کلمہ کو استعمال کیا گیا، یعنی پاکستان کا مطلب کیا لاالٰہ الااللہ۔ یہ وہ جذباتی ہے جس کے ساتھ مسلمانوں کا عقیدہ منسلک ہے یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت نے اس نعرے پر لبیک ئے اسے پاکستان کے حصول کے لئے اساس بنایا۔ گوکہ وہ لوگ جوکہ اپنی بصیرت کی بناء ایک علیحدہ وطن کے فلسفہ خلاف رکھتے تھے مگر اس نعرہ اور لاالٰہ الااللہ کے سامنے مسلمانان برصغیر پروانہ وار جمع ہوئے اور انہوں نے اسی خاطر عظیم الشان قربانیاں دیں کہ اس نئے ملک میں اسلامی قانون، نظام خلافت راشدہ اور قرآنی دستور کا بول بالا ہوگا۔ بہرحال یہ ایک طویل داستان ہے اور اس کے لئے تحریک پاکستان اور تحریک ا... وطن طلق مواد کا مطالعہ ضروری ہے۔ مگر بدقسمتی سے جب اس طویل جد وجہد کے بعد پاکستان بنا اور مسلمانان

برصغیر نے آگ اور خون کا دریا عبور کیا ۔ اور ان کی خوشیوں کا ٹھکانہ نہ رہا۔کہ ان کی قربانیاں رنگ لائیں
تو یہ لوگ اپنی جہاد کی برآوری پر سرشار تھے کہ ہم لیلائے مقصود سے بغلگیر ہوں گے مگر اے بسا آرزو کہ خاک

پاکستان بن گیا ۔ مگر نہ اس کا نظام خلافت راشدہ کے موافق ، نہ اس کا قانون قانون اسلام سے ہم آہنگ
اس کا دستور قرآنی دستور حیات بلکہ جو ملک مقدس کلمہ توحید لاالٰہ الااللہ کے نام پر حاصل کیا گیا تھا ۔ اس
اٹھانے والے اپنی بات سے مکر گئے ۔ اور انہوں نے کہنا شروع کیا کہ پاکستان کا مطلب کیا ۔ یہ چند جذباتی چھوَ
نعرہ تھا ورنہ ہم تو مسلمانوں کے لئے ایک ایسی مملکت بنانا چاہتے جہاں وہ معاشی اور اقتصادی طور پر آزاد ہوں

ہم ازل سے سنتے آئے تھے بہت تعریف پر
آکہ جب دنیا میں دیکھا تو یہاں کچھ بھی نہیں

یہاں پر وقتاً فوقتاً نااہل ، ناخدا شناس پروردہ مغرب اور طالع آزما سیاستدان سر یر آرائے مسند حکومت
انہوں نے ملی تشخص اور دینی حمیت کا جنازہ اٹھایا ۔ یہاں تک کہ تیس سال بعد ملک دولخت ہوا اور اسلامی
بدترین واقعہ پیش آیا کہ پاکستان کا ایک بازو کٹ گیا اور ایک لاکھ کے قریب مسلمانوں کی فوج نے ہزیمت
سجاکر ہندو سورماؤں کی جیلوں میں چلی گئی ۔ مسلمانان پاکستان کو یہ روز بد بھی دیکھنا تھا یہ ان شہیدوں ، س
اور جاں سپاروں کے خون سے غداری کا صلہ ہے جو اس قوم نے ان کے ساتھ کیا ۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اس
کے بعد اس قوم کی چشم غیرت و عبرت واہوتی اور وہ اس سے سبق حاصل کرتے کہ یہ ایک تازیانہ ہے ۔
سمجھنے کا وقت ہے ۔ ورنہ پھر تمہاری داستان تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

لیکن جس قوم کا مزاج اور خمیر ہی فاسد ہوچکا ہے ۔ اس کے لئے ہزار ہا تازیانہ ہائے عبرت بھی بے سود
جبکہ ہماری مملکت کی عمر نصف صدی تک بیت چکی ہے ہمیں ۔ بجائے اس کے کہ جشن منائیں ، رقص و
محفلیں سجائیں اور لہو و لعب کے سامان آراستہ کریں ، زندہ قوموں کی طرح اپنا احتساب اور محاسبہ کرنا چاہئے
طویل عرصہ میں ہم کہاں کھڑے ہیں ؟

اب کس مقام پر ہوں کہاں سے چلا تھا میں

ہم نے کیا پایا ، کیا کھویا ، کیا کہا اور کیا کیا ۔ ملک و ملت کی حقیقی فلاح کے لئے اس عرصہ میں ہم کن
گامزن ہوئے اور قوم و ملک کی تشکیل و تعمیر ہم نے کن خطوط اور بنیادوں پر اٹھائی ۔ کیا اس عرصہ دراز میں
اپنا مقصد آزادی اپنا منشور اور نصب العین حاصل کیا ہے اور کیا ہم حضرت اقبال کے توقعات پر پورے
ہیں؟ اور کیا مملکت پاکستان کا موجودہ نقشہ ، آپ کی خواب کی تعبیر ہے اور کیا ان پچاس سالوں میں
مطلب کیا لاالٰہ الااللہ کا وعدہ پورا کردیا گیا ہے اور کیا دو قومی نظریہ کی بنیاد پر ہی تقسیم ہونے والا مقص
حاصل کرلیا گیا ہے اور کیا اسی طرح اس ملک میں نظام مصطفیٰ کا عملی نفاذ ہوچکا ہے اور آیا قائد اعظم نے
اٹھاکر یہ اعلان کیا تھا کہ یہ ہمارا دستور ہے ، کیا ان تمام سوالات کا جواب آج کسی کے پاس ہے ؟

لیکن آج ہم جبکہ اپنی اسی مملکت خداداد پاکستان کی روح فرسا اور دگرگوں حالات دیکھتے ہیں تو کلیجہ
ہے ۔ آج اس ملک کو جوکہ شریعت مطہرہ اور دین کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اس کو ایک لادینی اور سیکو

میں تبدیل کرنے کی تیاریاں عروج پر ہیں اور دینی مدارس، شعائر اسلام اور اسلامی تشخص کو ملیامیٹ کرنے کی کوششیں جاری ہیں لیکن زنہارہم یہ بات آج ان لوگوں پر واضح کردینا چاہتے ہیں کہ یہ ملک علماء اور شمع دین پر مرمٹنے والوں نے آگ اور خون کے دریا کو عبور کرکے حاصل کیا ہے. یہ ملک انشاء اللہ اسلامی انقلاب کا گہوارہ بنے گا اور صحیح معنوں میں اسلام کا قلعہ ثابت ہوگا.

ہزار برق گرے لاکھ آندھیاں اٹھیں
وہ پھول کھل کے رہیں گے جو کھلنے والے ہیں

اور ظلم و جبر لادینیت و ضلالت اور گمراہی کی یہ شب دیجور بہت جلد ختم ہوجائے گی.

اے صبح میرے دیس میں تو آکے رہے گی
روکیں گے تجھے شب کے طرفدار کہاں تک

فوجی افسران کی گرفتاری اور ان پر نام نہاد مقدمہ بغاوت

ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ اس ملک میں ان لوگوں پر بغاوت، شر وفساد اور اسلامی انقلاب کا نام نہاد مقدمہ درج کیا گیا ہے، جو دن رات اس ملک کی سرحدات کے تحفظ میں مصروف رہتے ہیں. ان پر صرف اس لئے یہ نام نہاد اور شرمناک مقدمہ دائر کیا گیا کہ بقول حکمرانوں کے یہ غازیان وطن جن کے سینوں میں اسلام اور شریعت مطہرہ کی تڑپ ہے اور جن کے دل و دماغ پر جہاد اور اللہ کی راہ میں شہادت کے ولولے موجزن ہیں اس ملک میں اسلامی انقلاب برپا کرنا چاہتے تھے اور اس کا عملی اجراء انکا مقصد تھا تو کیا واقعی ان فوجی افسران کا جرم حقیقی جرم تھا اور قابل گردن زدنی تھا؟ قوم کے ہیروز اور اسلام کے سپوتوں کو کس جرات فاسقانہ سے اس حکومت نے پابند سلاسل کیا ہے اور اب ان پر فوجی عدالت اور بند کمرے میں مقدمہ بغاوت چلایا جارہا ہے جو کہ سراسر ناانصافی ہے. چنانچہ اس ظلم کے خلاف جناب ایڈیٹر الحق سنیٹر مولانا سمیع الحق صاحب نے سینٹ میں بھی حسب روایت اس مسئلے پر بھرپور آواز اٹھائی اور مطالبہ کیا کہ ان افسروں پر فوجی عدالت کے بجائے کھلی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے تاکہ عوام اور دنیا کو اس گورکھ دھندہ کی صحیح صورتحال اور اصلی حقیقت معلوم ہو.

ترکی میں اسلام پسند قوتوں کی برتری

پچھلے دنوں ترکی میں عام انتخابات کا انعقاد ہوا اور جسکے نتیجے میں رفاہ پارٹی جوکہ ترکی جیسے سیکولر ملک میں اسلامی انقلاب کی داعی جماعت ہے، نے اکثریتی پارٹی کی حیثیت وہاں پر حاصل کی اور اس کے سربراہ جناب نجم الدین اربکان ہیں اور اس پارٹی نے ۲۱،۳۲ فیصد ووٹ حاصل کئے جوکہ وہاں کے تمام جماعتوں سے زیادہ ہیں یہ کامیابی انتہائی حوصلہ افزا، حیرت انگیز اور موجودہ حالات کے تناظر میں ایک بہت بڑی تبدیلی سمجھی جاتی ہے اور اسلامی ریاستوں میں دینی ذہن کی حامل جماعتوں کے لئے یہ بات بڑی خوشی اور انبساط کی ہے کہ ایک ایسے ملک جس میں ۷۰ سال سے کمال اتاترک کا مسلط کردہ سیکولر ازم رائج ہے، جسکے لئے انہوں خلافت عثمانیہ کا خاتمہ کیا تھا.